٦٤
اردو

روزہ کے مسائل

تالیف

فضیلۃ الشیخ عبد اللہ بن جار اللہ بن ابراہیم الجار اللہ رحمہ اللہ







المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات
بالعليا والسليمانية وشمال الرياض

مطبعة النرجس - ت: ٢٣١٦٦٥٣ ف: ٢٣١٦٨٦٦

روزہ کے مسائل

(خلاصة الكلام في أحكام الصيام)

تالیف

فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن جاراللہ بن ابراہیم الجاراللہ رحمہ اللہ

اردو ترجمہ

ابوالمکرّم عبدالجلیل

طباعت واشاعت

دفتر تعاون برائے دعوت وارشاد سلطانہ

فون: ۴۲۴۰۰۷۷ - پوسٹ بکس: ۹۲۶۷۵ - ریاض: ۱۱۶۶۳

سویدی روڈ - مملکت سعودی عرب

ح المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بسلطانة ، ١٤١٦هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

الجار الله ، عبدالله بن جار الله

خلاصة الكلام في أحكام الصيام / ترجمة أبو المكرم عبدالجليل – الرياض.

٤٠ ص ؛ ١٢ X ١٧ سم

ردمك : ٥– ٠٨ – ٨٢٨ – ٩٩٦٠

(النص باللغة الأوردية)

١ – الصوم أ– عبدالجليل ، أبو المكرم – العنوان

ديوي ٢٥٢,٣ ١٦/٢٧١٤

رقم الايـداع: ١٦/٢٧١٤

ردمك: ٥–٠٨–٨٢٨–٩٩٦٠

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مؤلف چند سطور میں - از قلم مترجم

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين نبينا محمد، وعلى آله وصحبه أجمعين، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، أما بعد:

زیر نظر کتاب شیخ عبداللہ بن جار اللہ بن ابراہیم الجار اللہ- رحمہ اللہ- کی گرانقدر عربی تالیف "خلاصة الكلام في أحكام الصيام" کا اردو ترجمہ ہے، یہ کتاب مختصر ہونے کے باوجود اپنے موضوع کے اعتبار سے بڑی اہمیت کی حامل ہے۔

کتاب کے مؤلف سعودی عرب کے علاقہ القصیم کے شہر "مذنب" میں ۱۳۵۴ھ میں پیدا ہوئے، اور ۱۳۶۸ھ میں ریاض تشریف لائے، جہاں شیخ محمد بن ابراہیم بن عبداللطیف آل الشیخ - رحمہ اللہ- سے علمی استفادہ کیا، ۱۳۷۵ھ میں "معہد امام الدعوۃ" کی تاسیس عمل میں آنے کے بعد آپ نے اس میں داخلہ لیا اور ۱۳۷۹ھ میں وہاں سے فراغت حاصل کی، پھر ۱۳۸۴ھ میں آپ نے "کلیہ علوم شرعیہ" سے بی اے اور ۱۳۹۹ھ میں "معہد عالی" سے ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔

عملی میدان میں آپ ''کلیہ علوم شرعیہ'' سے فارغ ہونے کے بعد شہر حائل، بریدہ، نیز ریاض کے مختلف مدارس میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔

تصنیف وتالیف کے میدان میں بھی آپ نے گرانقدر خدمات انجام دی ہیں اور امت مسلمہ کے لئے بیش بہا علمی خزانہ چھوڑا ہے، مختلف دینی، علمی اور اصلاحی موضوعات پر آپ کی تالیف کردہ کتابیں پچھتر (۷۵) سے زائد ہیں، جن میں سے بہت سی کتابیں ''دفاتر تعاون برائے دعوت وارشاد'' کے لئے وقف ہیں۔

رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ میں آپ عمرہ کے لئے مکہ معظّمہ تشریف لے گئے اور ۲۵ رمضان المبارک کی صبح کو مکہ مکرمہ ہی میں انتقال فرما گئے، إنا لله وإنا إليه راجعون۔

۲۵ رمضان المبارک دوشنبہ کی رات میں حرم شریف میں آپ کی نماز جنازہ پڑھی گئی، وہاں سے آپ کا جنازہ ریاض لایا گیا جہاں دوبارہ نماز جنازہ پڑھی گئی اور تدفین عمل میں آئی، اللهم اغفرله وارحمه۔(۱)

(۱) مؤلف - رحمۃ اللہ علیہ - کے سلسلہ میں یہ معلومات خود مؤلف کی کتاب ''الصلاۃ بعد الھدی'' سے لی گئی ہیں، جو ان کے شاگرد شیخ عبدالعزیز السدحان کے مقدمہ کے ساتھ شائع ہوئی ہے (مترجم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

الحمد للّٰه رب العالمين، وأشهد أن لا إله إلا اللّٰه وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله، صلوات اللّٰه وسلامه عليه وعلى آله وصحبه أجمعين، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، أما بعد:

زیرنظر رسالہ روزہ کے احکام ومسائل، شرائط وواجبات، سنن ومستحبات اوران امور کے بیان پر مشتمل ہے جن سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے، نیز اس میں ان امور کی وضاحت ہے جن سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، ساتھ ہی کچھ دیگر ضروری فائدے بھی ذکر کئے گئے ہیں، اس رسالہ کو میں نے نہایت ہی مختصر نیز مسائل کونمبر وار مرتب کیا ہے تاکہ انہیں یاد کرنے اور سمجھنے میں آسانی ہو، اس میں جتنے بھی احکام ومسائل مذکور ہیں سب کے سب قرآن مجید، احادیث نبوی ﷺ- اور محقق علماء کے اقوال سے ماخوذ ہیں، ان کے دلائل قرآن وسنت میں معروف ومشہور ہیں، جنہیں اختصار کی غرض سے ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ اس رسالہ سے اس کے مرتب کو اور ہر پڑھنے اور سننے والے کو فائدہ پہنچائے، اس کوشش کو خالص اپنی رضا وخوشنودی کے حصول کا ذریعہ اور جنت نعیم سے کامرانی کا سبب بنائے۔

حسبنا اللّٰه ونعم الوكيل، ولا حول ولا قوة إلا باللّٰه العلي العظيم۔

(مؤلف)

روزہ کے احکام

روزہ کے احکام مندرجہ ذیل ہیں:

۱- اللہ تعالیٰ کے تقرب کی نیت سے کھانے، پینے اور بیوی سے صحبت کرنے سے باز رہنے کا نام روزہ ہے۔

۲- روزہ کا وقت صبح صادق کے طلوع ہونے کے وقت سے لے کر غروب آفتاب تک ہے۔

۳- رمضان المبارک کا روزہ رکھنا فرض ہے، اور یہ اسلام کا چوتھا رکن بھی ہے۔

۴- ہر عاقل، بالغ اور روزہ کی طاقت رکھنے والے مسلمان پر رمضان کے روزے فرض ہیں۔

رمضان کے روزے فرض ہونے کی شرائط

رمضان المبارک کا روزہ فرض ہونے کے لئے چار شرائط ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱- مسلمان ہونا، لہٰذا کافر جب تک اسلام قبول نہ کرلے اس پر روزہ فرض نہیں۔

۲- عاقل ہونا، لہٰذا مجنون (پاگل) کی عقل جب تک واپس نہ آجائے اس پر روزہ فرض نہیں۔

۳- بالغ ہونا، لہٰذا بچہ جب تک بالغ نہ ہوجائے اس پر روزہ فرض نہیں، البتہ اگر وہ روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہے تو عادت ڈالنے کے لئے اس سے روزہ رکھوایا جائے گا۔

۴- روزہ کی طاقت رکھنا، لہٰذا جو شخص بڑھاپے یا کسی ایسی بیماری کی وجہ سے جس سے شفایاب ہونے کی امید نہ ہو، روزہ رکھنے سے مجبور ہے تو اس پر رمضان کے روزے فرض نہیں، البتہ کفارہ کے طور پر اسے ہر دن کے بدلہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہوگا۔

روزہ کے صحیح ہونے کی شرائط

روزہ کے صحیح و معتبر ہونے کی چھ شرائط ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱- مسلمان ہونا، لہٰذا کافر جب تک اسلام قبول نہ کر لے اس کا روزہ صحیح نہیں۔

۲- عاقل ہونا، لہٰذا مجنون (پاگل) کی عقل جب تک واپس نہ آ جائے اس کا روزہ درست نہیں۔

۳- باشعور ہونا، لہٰذا بچہ جب تک جاننے بوجھنے اور تمیز کرنے کے مرحلہ کو نہ پہنچ جائے اس کا روزہ صحیح نہیں۔

۴- حیض سے پاک ہونا، لہٰذا حائضہ عورت کا خون جب تک بند نہ ہو جائے اس کا روزہ صحیح نہیں۔

۵- نفاس سے پاک ہونا، لہٰذا نفاس والی عورت جب تک نفاس کے خون سے پاک نہ ہو جائے اس کا روزہ صحیح نہیں۔

۶- نیت کرنا، فرض روزوں کے لئے روزانہ رات ہی میں نیت کرنا

ضروری ہے، بغیر نیت کے (فرض) روزہ رکھنا صحیح نہیں، واضح رہے کہ نیت دل سے کی جاتی ہے۔[1]

(۱) دیکھئے: شیخ مرعی بن یوسف کی کتاب ''دلیل الطالب'' صفحہ ۷۵، ۷۶۔

روزہ سے متعلق چند مسنون کام

روزہ سے متعلق چھ کام مسنون ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱- تاخیر سے سحری کرنا، یعنی رات کے آخری حصہ میں صبح صادق کے قریب سحری کرنا۔

۲- افطار میں جلدی کرنا، یعنی جب آفتاب غروب ہونے کا یقین ہوجائے تو بلا تاخیر روزہ افطار کرلیا جائے۔

۳- خیر کے کام زیادہ سے زیادہ کرنا، جن میں سب سے پہلے نمبر پر پنجوقتہ فرض نمازوں کی جماعت کے ساتھ ادائیگی نیز مستحقین تک زکاۃ کا مال پہنچانا ہے، پھر کثرت سے نفل نمازیں پڑھنا، صدقہ وخیرات کرنا، قرآن مجید پڑھنا اور ذکر ودعا اور استغفار کرنا ہے۔

۴- بدزبانی سے بچنا، لہٰذا اگر کوئی برا بھلا کہے تو اس سے یہ کہہ کر خاموش ہوجائے کہ میں روزہ سے ہوں، بدزبانی کے جواب میں بدزبانی نہ کرے، بلکہ اس کے ساتھ اچھائی سے پیش آئے تاکہ اجر وثواب کا مستحق ہو اور گناہ سے محفوظ رہے۔

۵- افطار کے وقت دعا کرنا، افطار کے وقت مسنون دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی ہے:

"اللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ، وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ، فَتَقَبَّلْ مِنِّي، إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ" (۱)

اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا، تو مجھ سے یہ عمل قبول فرما، بیشک تو سننے والا، جاننے والا ہے۔

٦- تازہ کھجور سے روزہ افطار کرنا، تازہ کھجور نہ ملے تو خشک کھجور سے، ورنہ پانی سے روزہ افطار کرے۔

---

(۱) دیکھئے: امام موفق الدین ابن قدامہ کی کتاب "عمدۃ الفقہ" صفحہ ۲۸۔

ماہ رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی رخصت

رمضان المبارک کے مہینہ میں چار قسم کے لوگوں کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

۱- وہ مریض جس کو روزہ رکھنے سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو اور وہ مسافر جس کے لئے نماز قصر کرنا جائز ہو: ان دونوں کے لئے روزہ نہ رکھنا افضل ہے، البتہ سبب دور ہو جانے کے بعد سفر یا مرض کی وجہ سے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کرنی ہوگی، لیکن اگر یہ بحالت سفر یا بحالت مرض روزہ رکھ لیں تو ان کا روزہ درست ہوگا۔

۲- حیض اور نفاس والی عورتیں: حیض اور نفاس والی عورتیں روزہ نہیں رکھیں گی، اور پاک ہونے کے بعد چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کریں گی، اگر کسی عورت نے حیض یا نفاس کی حالت میں روزہ رکھ بھی لیا تو اس کا روزہ صحیح نہیں ہوگا۔

۳- حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتیں: حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتوں کو اگر روزہ رکھنے سے بچہ کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو تو وہ روزہ نہیں

رکھیں گی، بلکہ ہر دن کے بدلہ ایک مسکین کو کھانا کھلائیں گی اور سبب دور ہو جانے کے بعد چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کریں گی، لیکن بچہ کو نقصان پہنچنے کے خطرہ کے باوجود اگر وہ روزہ رکھ لیں تو ان کا روزہ درست ہوگا، اور اگر کوئی حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت خود اپنے نفس کو نقصان پہنچنے کے اندیشہ سے رمضان کے روزے نہ رکھے تو بعد میں اسے صرف چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کرنی ہوگی، ہر دن کے بدلہ ایک مسکین کو کھانا نہیں کھلانا ہوگا۔

۴-انتہائی ضعیف یا بیمار شخص: جو شخص بڑھاپے کی وجہ سے یا کسی ایسی بیماری کی وجہ سے جس سے شفایاب ہونے کی امید نہ ہو، روزہ رکھنے سے مجبور ہے تو وہ روزہ نہ رکھے اور ہر دن کے بدلہ ایک مسکین کو ایک مد گیہوں یا آدھا صاع کوئی دوسرا غلہ بطور کفارہ دے دیا کرے۔

روزہ توڑنے والی چیزیں

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱- رمضان کے مہینہ میں روزہ کی حالت میں بیوی سے صحبت کرنا حرام ہے، اگر کسی نے دن میں بیوی سے صحبت کر لی تو اسے اس روزہ کی قضا کرنی ہوگی اور کفارہ دینا ہوگا، کفارہ یہ ہے کہ وہ ایک غلام آزاد کرے، اگر غلام نہ پائے تو دو مہینے مسلسل روزہ رکھے، اگر اس میں دو مہینے کا مسلسل روزہ رکھنے کی طاقت نہیں تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

۲- جان بوجھ کر کھانا یا پینا: لہٰذا اگر کسی نے روزہ کی حالت میں بھول کر کچھ کھا پی لیا تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۳- غذا بخش اور خون کے انجکشن لگوانا: رہے وہ انجکشن جو غذا بخش نہیں تو اس کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے، بہتر یہ ہے کہ اختلاف سے بچنے کے لئے اس قسم کے انجکشن بھی روزہ افطار کرنے کے بعد لگوائے جائیں، الا یہ کہ دن ہی میں انجکشن لگوانا ضروری ہو جائے۔

۴- بیداری کی حالت میں اپنے اختیار سے منی خارج کرنا، خواہ استمنا

(مشت زنی) کے ذریعہ ہو یا بیوی سے صحبت کے ذریعہ یا بوس وکنار وغیرہ کے ذریعہ، البتہ احتلام کی حالت میں منی نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، کیونکہ اس میں آدمی کا اپنا کوئی اختیار نہیں ہوتا۔

۵- حیض یا نفاس کا خون آنا: چنانچہ عورت جس لمحہ حیض یا نفاس کا خون دیکھ لے اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

۶- جان بوجھ کر قے کرنا: یعنی منہ کے راستہ سے پیٹ کے اندر سے کھانا یا پانی باہر نکالنا، لیکن اگر خود قے ہو جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۷- اسلام سے مرتد ہو جانا: اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو ارتداد سے بچائے۔

چند ضروری تنبیہات

۱- مذکورہ بالا سطروں میں روزہ توڑنے والی جن چیزوں کا بیان ہوا ہے ان کے سلسلہ میں یہ جاننا ضروری ہے کہ ان سے روزہ اسی صورت میں ٹوٹتا ہے جب روزہ دار کو یہ علم ہو کہ ان سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اور اسے یاد ہو اور کسی کا دباؤ نہ ہو، لیکن اگر کسی نے لاعلمی میں یا بھول کر یا کسی کے مجبور کرنے سے ایسا کرلیا تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

۲- وہ چیزیں جن سے بچنا آدمی کے لئے ممکن نہیں، مثلاً راستہ کے گرد وغبار کا منہ کے اندر چلا جانا، نکسیر پھوٹ جانا، خون کا رسنا، احتلام ہو جانا اور خود بخود دستے ہو جانا، تو ان سب چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۳- کسی بے گناہ کو ہلاکت مثلاً ڈوبنے وغیرہ سے بچانے کے لئے اگر روزہ توڑنا ضروری ہو تو ایسی صورت میں روزہ توڑ دینا واجب ہے۔

۴- پچھلے صفحات میں روزہ توڑنے والی جن چیزوں کا بیان ہوا ہے ان میں سے کسی بھی چیز کے ذریعہ اگر کسی نے اپنا روزہ خراب کرلیا تو اسے ان توڑے ہوئے روزوں کی قضا کرنی ہوگی، ساتھ ہی اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار بھی کرنا ہوگا۔

مستحب روزے

مندرجہ ذیل ایام کے روزے مسنون ہیں:

۱- رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے: شوال میں چھ دن کے روزے رکھنے سے پورے سال روزہ رکھنے کا ثواب ملتا ہے۔

۲- دوشنبہ اور جمعرات کے روزے: کیونکہ ان دنوں میں اللہ تعالیٰ کے سامنے بندوں کے اعمال پیش کیئے جاتے ہیں۔

۳- ہر ماہ کے تین روزے: ان کے بدلے اللہ تعالیٰ پورے سال روزہ رکھنے کا ثواب عطا فرماتا ہے، وہ اس طرح کہ ایک نیکی کا ثواب دس نیکیوں کے برابر ہوتا ہے، افضل یہ ہے کہ یہ تینوں روزے چاند کی تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں تاریخ کو رکھے جائیں (اورانہی کو ایام بیض کہا جاتا ہے)

۴-شروع ذی الحجہ کے نو روزے: بالخصوص نویں تاریخ یعنی عرفہ کا روزہ (یہ روزے حاجیوں کے علاوہ لوگوں کے لئے ہیں)

۵- ماہ محرم کے روزے: بالخصوص اس مہینہ کی نویں اور دسویں تاریخ (عاشوراء) کے روزے کی خاص اہمیت ہے۔

ممنوع یا مکروہ روزے

مندرجہ ذیل دنوں میں روزہ رکھنا منع ہے:

۱-شک کے دن یعنی شعبان کی تیس تاریخ کو روزہ رکھنا۔

۲-عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا۔

۳-ایام تشریق یعنی ذی الحجہ کی گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں تاریخ کے روزے رکھنا، لیکن یہ حکم حاجیوں کے علاوہ لوگوں کے لئے ہے، وہ حاجی جس نے حج تمتع یا حج قران کیا ہو اور اسے ہدی کا جانور میسر نہ ہو تو اس کے لئے ان دنوں کا روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۴-صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا۔

۵-عورت کا اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نفل روزے رکھنا۔

فائدے

۱- روزہ دار کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایمان کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ سے طلب ثواب کی نیت سے روزہ رکھے، کسی اور مقصد کے لئے روزہ نہ رکھے۔

۲- کبھی روزہ دار کو زخم ہو جاتا ہے، یا نکسیر پھوٹ جاتی ہے، یا خود بخود قے ہو جاتی ہے، یا غیر ارادی طور پر پانی یا پٹرول وغیرہ حلق سے نیچے اتر جاتا ہے، تو ان تمام چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۳- روزہ دار کے لئے جائز ہے کہ وہ بحالت جنابت روزہ کی نیت کر لے اور طلوع فجر کے بعد غسل کرے، اسی طرح حیض یا نفاس والی عورتیں بھی اگر طلوع فجر سے پہلے پاک ہو جائیں تو روزہ کی نیت کر لیں اور طلوع فجر کے بعد غسل کریں۔

۴- نفاس والی عورت اگر چالیس دن مکمل ہونے سے پہلے ہی پاک ہو جاتی ہے تو وہ غسل کر کے نماز پڑھے گی اور روزہ رکھے گی۔

۵- روزہ دار کے لئے دن کے اول اور آخر ہر حصہ میں مسواک کرنا درست ہے، مسواک کرنا جیسے غیر روزہ کی حالت میں مسنون ہے ویسے ہی روزہ کی حالت میں بھی مسنون ہے۔

۶- روزہ دار- اور غیر روزہ دار سب- کے لئے ضروری ہے کہ واجبات کی پابندی کریں، محرمات سے بچیں، اللہ کے احکام بجالائیں اور منع کی گئی باتوں سے دور رہیں، تاکہ وہ اللہ کے مقبول اور کامیاب بندوں میں شامل ہوجائیں۔

۷- رمضان کے مبارک اوقات کو غنیمت جانتے ہوئے اس میں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال مثلاً نماز، صدقہ، تلاوت قرآن، ذکر اور دعا و استغفار کرنا چاہئے، رمضان المبارک کا مہینہ دراصل اللہ والوں کے لئے دلوں کو فساد و بگاڑ سے پاک کرنے کا ایک سنہری موقع ہے۔

۸- روزہ دار- اور غیر روزہ دار سب- پر واجب ہے کہ وہ اپنے اعضاء و جوارح کو گناہوں سے محفوظ رکھیں، یعنی حرام گفتگو، حرام نگاہ، حرام سننے، حرام کھانے، حرام پینے اور حرام کام کی طرف جانے سے بچیں، تاکہ ان کا روزہ پاکیزہ اور مقبول ہو اور وہ اللہ کی مغفرت اور عذابِ جہنم سے آزادی کے مستحق ہوں۔

۹- جن لوگوں کے لئے رمضان کے مہینے میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، جیسے مریض اور مسافر، ان کے لئے یہ درست نہیں کہ ان دنوں میں وہ کسی دوسرے کی طرف سے روزہ رکھیں۔

۱۰-کوئی شخص اگر اس لئے رمضان میں سفر کرے تا کہ اسی بہانہ اسے روزہ نہ رکھنا پڑے، تو ایسی صورت میں اس کا سفر کرنا اور روزہ توڑنا دونوں حرام ہے اور اس پر روزہ رکھنا واجب ہے۔

۱۱-جس شخص پر روزہ واجب ہے اگر وہ روزہ کی حالت میں بھول کر یا لاعلمی کی بنا پر کچھ کھانے یا پینے کا ارادہ کر رہا ہو تو دیکھنے والے شخص پر واجب ہے کہ خیر وتقویٰ کے کاموں میں تعاون کرتے ہوئے اسے بتا دے یا یاد دلا دے۔

۱۲-روزہ دار کے حلق تک مکھی یا گرد وغبار اڑ کر پہنچ جائے یا اس کے ارادہ کے بغیر دھواں اندر چلا جائے تو اس سے روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا، کیونکہ یہ ایسی چیزیں ہیں جن سے بچنا ناممکن ہے۔

۱۳-جس شخص نے اس حال میں کچھ کھالیا کہ اسے صبح صادق کے طلوع ہونے میں شبہ تھا تو اس کا روزہ صحیح ہے، کیونکہ مذکورہ صورت میں رات کا باقی ہونا ہی اصل ہے، مگر جس نے اس حال میں کچھ کھالیا کہ اسے آفتاب کے غروب ہونے میں شبہ تھا تو اس کا روزہ درست نہیں ہوگا، کیونکہ اس صورت میں دن کا باقی ہونا ہی اصل ہے۔

۱۴- نبی کریم ﷺ کی اقتدا میں نیز اجر وثواب کی نیت سے رمضان کے مہینہ میں سخاوت وفیاضی کرنا اور بکثرت قرآن مجید پڑھنا مستحب ہے۔

۱۵- رمضان کے مہینہ میں روزہ رکھنا، تراویح پڑھنا، لیلۃ القدر میں قیام کرنا، قرآن پڑھنا، ذکر ودعا اور استغفار کرنا، اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنا، روزہ داروں کو افطار کرانا اور صدقہ وخیرات کرنا بخشش ومغفرت کے اسباب ہیں۔

۱۶- سب سے افضل صدقہ رمضان کے مہینہ میں کیا گیا صدقہ ہے۔

۱۷- رمضان کے چھوٹے ہوئے روزوں کو مسلسل رکھنا مستحب ہے، واجب نہیں، اسی طرح ان روزوں کو جلد از جلد قضا کر لینا بھی مستحب ہے۔

۱۸- لمبے اور گرم دنوں کے چھوٹے ہوئے روزے ٹھنڈے اور چھوٹے دنوں میں قضا کئے جا سکتے ہیں، اسی طرح سے چھوٹے اور ٹھنڈے دنوں کے روزے لمبے اور گرم دنوں میں قضا کئے جا سکتے ہیں۔

۱۹- جن لوگوں کو رمضان کے دنوں میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی گئی ہے اگر مشقت نہ ہو تو ان کے لئے روزہ رکھ لینا ہی افضل ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ البقرہ:۱۸۴۔

اور اگر تم روزہ رکھو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

۲۰-روزہ دراصل نفس کی تہذیب وتربیت کا اور اسے صبر کا عادی بنانے کا ایک روحانی مدرسہ ہے۔

۲۱-رمضان کے آخری عشرہ میں مندرجہ ذیل اعمال مستحب ہیں، اور یہ اس عشرہ کی خصوصیات میں سے ہیں:

(الف) شب بیداری کر کے نماز پڑھنا اور دوسری عبادتیں کرنا۔

(ب) گھر والوں کو نماز کے لئے جگانا۔

(ج) عورتوں سے علیحدہ ہو کر عبادت میں لگ جانا۔

(د) مغرب اور عشاء کے درمیان غسل کرنا۔

(ھ) اعتکاف کرنا۔

۲۲-روزہ بہت سے امراض کا علاج ہے، حدیث میں آیا ہے:

''صُومُوا تَصِحُّوا''[1] روزہ رکھو صحت مند رہو گے۔

---

(۱) منذری نے ''ترغیب وترہیب'' میں کہا ہے کہ اس حدیث کو طبرانی نے ''الاوسط'' میں روایت کیا ہے اور اس کے رواۃ ثقہ ہیں، لیکن البانی نے ''سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ'' ۱/۴۲۰ (حدیث ۲۵۳) میں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۳-چاندرات میں (غروب آفتاب سے لیکر) عید کی نماز تک تکبیر کہنا مستحب ہے، مسجدوں، گھروں اور بازاروں میں قدرے بلند آواز سے تکبیر کہنی چاہئے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ البقرہ:۱۸۵۔

اور تاکہ تم گنتی پوری کرو اور تاکہ تم اللہ کی اس بات پر بڑائی بیان کرو کہ اس نے تم کو ہدایت دی اور تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔

تکبیر کے کلمات یہ ہیں:

”اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ“

ماہ رمضان کی خصوصیات

ماہ رمضان کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

۱-ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے روزہ رکھنا، اور یہ اسلام کا چوتھا رکن بھی ہے۔

۲-ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے نماز تراویح اور آخری عشرہ میں نماز تہجد ادا کرنا۔

۳-رمضان المبارک کے مہینہ میں قرآن مجید نازل ہوا، جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور اس میں ہدایت کی اور حق کو باطل سے جدا کرنے کی روشن دلیلیں ہیں۔

۴-اس مہینہ میں لیلۃ القدر ہوتی ہے جو ہزار مہینوں یعنی تراسی سال چار مہینے سے بہتر ہے۔

۵-اسی مہینہ میں اسلام کا عظیم معرکہ "غزوۂ بدر" پیش آیا، جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حق وباطل کے درمیان فیصلہ فرمایا، چنانچہ اسلام اور مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی اور شرک اور مشرکین ذلیل وپسپا ہوئے۔

۶- اسی مہینہ میں مکہ مکرمہ فتح ہوا اور اللہ نے اپنے رسول ﷺ کی مدد فرمائی، چنانچہ اس کے بعد لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے۔

۷- اس مہینہ میں جنت کے اور اللہ کی رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔

۸- روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔

۹- روزہ داروں کے لئے فرشتے استغفار کرتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ وہ افطار کر لیں۔

۱۰- اس مہینہ میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب دیگر مہینوں کے ستر فرائض کے برابر ہوتا ہے۔[1]

۱۱- رمضان کے مہینہ میں اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں، گناہ بخشے جاتے ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

---

(۱) اس حدیث کو ابن خزیمہ اور بیہقی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

۱۲- رمضان کے مہینہ کا پہلا عشرہ رحمت کا، درمیانی عشرہ مغفرت کا اور آخری عشرہ جہنم سے آزادی کا ہے۔(۱)

۱۳- رمضان کا مہینہ صبر کا مہینہ ہے، اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔

۱۴- جب رمضان کی آخری رات ہوتی ہے تو روزہ داروں کو بخش دیا جاتا ہے، جیسا کہ مزدور جب اپنا کام پورا کر لے تو اسے مزدوری دیدی جاتی ہے۔

مذکورہ بالا خصوصیات کے علاوہ رمضان المبارک کی اور بھی بہت سی برکتیں اور فضیلتیں ہیں، اس لئے اس مبارک موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمیں اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنی چاہئے اور اچھے اعمال انجام دینے چاہئیں، تاکہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے مقبول اور کامیاب بندوں میں شامل فرمالے۔

---

(۱) یہ بات ایک ضعیف حدیث میں وارد ہے۔

ضروری ہدایات

میرے اسلامی بھائی! رمضان کے مہینہ میں آپ مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھیں:

۱- رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اور اللہ سے ثواب کی امید لیکر رکھیں، تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے گزشتہ گناہ معاف فرمادے۔

۲- کسی شرعی عذر کے بغیر آپ رمضان کا ایک روزہ بھی نہ چھوڑیں، کیونکہ یہ گناہ کبیرہ ہے۔

۳- رمضان کی مبارک راتوں میں بالخصوص لیلۃ القدر میں نماز تراویح وتہجد کی ادائیگی ایمان واحتساب کے ساتھ کریں، تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے گزشتہ گناہ معاف فرمادے۔

۴- عمل اور دعا کے قبول ہونے کے لئے کھانے پینے اور لباس کا حلال وپاکیزہ ہونا ضروری ہے، لہٰذا اس کا خیال رکھیں، ساتھ ہی اس سے بھی بچیں کہ دن بھر حلال چیزوں سے دور رہنے کے بعد شام کے وقت کسی حرام چیز سے روزہ افطار کریں۔

۵-بعض روزہ داروں کو روزہ افطار کرادیا کریں، تاکہ اس کے بدلہ آپ کو ان کے اجر وثواب کے برابر ثواب حاصل ہو۔

٦- جماعت کے ساتھ پنجوقتہ نمازوں کو وقت پر ادا کریں، تاکہ اجر وثواب سے نوازے جائیں، اور اس کے بدلہ اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے۔

۷- زیادہ سے زیادہ صدقہ کریں، کیونکہ سب سے افضل صدقہ رمضان کے مہینہ کا صدقہ ہے۔

۸- غیر مفید کاموں میں وقت ضائع کرنے سے بچیں، کیونکہ وقت کے بارے میں اللہ کے یہاں پوچھ گچھ ہوگی، وقت کا حساب لیا جائے گا اور اس میں جو نیک یا بد عمل کیئے ہیں ان کا آپ کو بدلہ دیا جائے گا۔

۹ -رمضان کے مہینہ میں عمرہ کریں، کیونکہ اس مہینہ میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے۔

۱۰- رات کے آخری حصہ میں صبح صادق طلوع ہونے سے کچھ پہلے سحری کھائیں، تاکہ دن میں روزہ رکھنے میں آسانی ہو۔

۱۱- غروب آفتاب کا یقین ہو جانے کے بعد افطار میں جلدی کریں، تاکہ آپ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرسکیں۔

۱۲- غسل جنابت کی ضرورت ہو تو فجر سے پہلے ہی کرلیں، تاکہ پاکی وصفائی کے ساتھ اللہ کی عبادت کرسکیں۔

۱۳- رمضان کا مہینہ ملے تو اسے غنیمت جانیں اور فہم وتدبر کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کے ذریعہ اسے آباد رکھیں، تاکہ یہی قرآن مجید اللہ کے نزدیک آپ کے لئے حجت اور قیامت کے روز آپ کا سفارشی ہو۔

۱۴- کذب بیانی، لعن طعن اور غیبت وچغلخوری سے اپنی زبان محفوظ رکھیں، کیونکہ ان سے روزہ کا اجروثواب کم ہو جاتا ہے۔

۱۵- روزہ سے ہونے کی صورت میں معمولی باتوں پر غصہ ہو کر آپے سے باہر نہ ہوں، بلکہ اس کے برعکس روزہ کی حالت میں صبر وتحمل کا ثبوت دیں۔

۱۶- روزہ سے فارغ ہوں تو اللہ کا تقویٰ، ظاہر وپوشیدہ ہر حال میں اس کی نگرانی کا احساس، نعمتوں پر شکر گزاری، اطاعت وبندگی پر ثابت قدمی، احکام الٰہی کی تعمیل اور منہیات سے اجتناب کا توشہ لے کر فارغ ہوں۔

۱۷- اس مہینے میں -اور دیگر ایام میں بھی- خاص کر روزہ کی حالت

میں، افطار اور سحری کے وقت اللہ کا ذکر، توبہ واستغفار، جنت کا سوال اور عذاب جہنم سے نجات کی دعا زیادہ سے زیادہ کریں، کیونکہ یہ بخشش ومغفرت کے اہم اسباب میں سے ہیں۔

۱۸- اپنے لئے، اپنے والدین کے لئے، اپنی اولاد کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے زیادہ سے زیادہ دعا کریں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دعا کرنے کا حکم دیا ہے اور دعا کے قبول کرنے کا ذمہ لیا ہے۔

۱۹- معصیت کے کاموں کو ترک کر کے، گزشتہ کوتاہیوں پر نادم ہو کر اور آئندہ معصیت سے دور رہنے کے پختہ ارادہ کے ساتھ اللہ سے سچی توبہ کریں، اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے درگزر فرما دیتا ہے۔

۲۰- رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھیں، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال سے بھی چھ روزے شامل کر لئے تو اس نے گویا پورے سال روزہ رکھا"(۱)

---

(۱) دیکھئے: صحیح مسلم بروایت ابوایوب رضی اللہ عنہ۔

۲۱- ذی الحجہ کی نویں تاریخ ''عرفہ'' کا روزہ رکھیں، تاکہ اس کے بدلے اللہ تعالیٰ آپ کے گزشتہ ایک سال اور آئندہ ایک سال کے گناہ معاف فرمادے۔ (۱)

۲۲- ''عاشوراء'' یعنی محرم کی دسویں تاریخ کا اور نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھیں، تاکہ اس کے بدلے اللہ تعالیٰ آپ کے پچھلے ایک سال کے گناہ معاف فرمادے۔ (۲)

۲۳- رمضان کے بعد زندگی کے آخری لمحہ تک آپ ایمان وتقویٰ کی راہ پر ثابت قدم رہنے کا عزم کریں اور نیک اعمال کرتے رہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ﴾ الحجر:۹۹۔

اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو یہاں تک کہ موت آجائے۔

۲۴- سچی توبہ کرنے اور خلاف شرع عادتوں کو ترک کردینے سے آپ کے اوپر نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ عبادتوں کے اثرات ظاہر ہونے چاہئیں۔

(۲،۱) اس حدیث کو امام مسلم نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اور اس حدیث میں گناہ سے صغیرہ گناہ مراد ہیں۔

۲۵-رسول اللہ ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود وسلام بھیجتے رہیں۔

اے اللہ! ہمیں اور تمام مسلمانوں کو ان لوگوں کے زمرہ میں شامل کردے جنہوں نے ایمان واحتساب کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے اور قیام اللیل کیا اوران کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کردیئے گئے۔

اے اللہ! ہمیں ان لوگوں میں کردے جنہوں نے پورے مہینہ کا روزہ رکھا اور اجر کامل سے نوازے گئے، اور جنہوں نے لیلۃ القدر کو پالیا اور اللہ کے انعام سے مشرف ہوئے۔

اے اللہ! تو بہت زیادہ معاف کرنے والا ہے، معافی ودرگزر کو پسند کرتا ہے، لہٰذا ہمیں بھی معاف فرمادے۔

پروردگار! ہمارے اعمال قبول فرما، بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے، اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور آسمان وزمین کے تھامنے والے، اے عظمت وبزرگی والے۔

وصلی اللہ علی محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔

صدقہء فطر

۱-صدقہء فطر دراصل بدن اور نفس کی زکاۃ ہے، جو رمضان کے روزے مکمل کر لینے سے واجب ہوتی ہے۔

۲-صدقہء فطر ہر مسلمان پر واجب ہے، گھر کا سرپرست خود اپنی طرف سے نکالے اور ان لوگوں کی طرف سے بھی جن کا نان ونفقہ اس کے ذمہ ہے۔

۳-صدقہء فطر کی مقدار شہر کی عام غذا میں سے ایک صاع غلہ ہے، بشرطیکہ آدمی کے پاس عید کی رات اور دن کے کھانے سے زیادہ ہو۔

۴-صاع نبوی -ﷺ- کی مقدار چار ''مد'' تھی، اور ''مد'' اوسط درجہ کی دونوں ہتھیلیوں بھر غلہ کی مقدار کے برابر ہوتا ہے، موجودہ پیمانہ سے صاع نبوی کی مقدار تقریباً ڈھائی کلوگرام ہوتی ہے۔

۵-کسی کے پاس ایک صاع غلہ نہ ہو تو جتنا ہو سکے وہ صدقہء فطر نکال دے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ التغابن:۱۶۔

اللہ سے ڈرو جتنا تمہارے اندر طاقت ہو۔

۶-صدقۂ فطر کے لئے سب سے افضل غلہ وہ ہے جو غریبوں کے لئے سب سے زیادہ فائدہ مند ہو۔

۷-حمل (جو بچہ پیٹ میں ہے اس) کی طرف سے صدقۂ فطر نکالنا مستحب ہے، واجب نہیں۔

۸-صدقۂ فطر نکالنے کا وقت عید کے دن نماز عید سے پہلے ہے، لیکن عید سے ایک یا دو دن پہلے بھی نکالا جا سکتا ہے، بغیر کسی شرعی عذر کے صدقۂ فطر کا نماز عید سے مؤخر کرنا جائز نہیں، اگر کسی شرعی عذر کی وجہ سے وقت پر نہ نکال سکا تو بعد میں نکال دے۔

۹-صدقۂ فطر وہیں کے لوگوں کو دیا جائے گا جہاں آدمی بروقت مقیم ہے۔

۱۰-صدقۂ فطر میں غلہ کی جگہ قیمت کا نکالنا جائز نہیں، کیونکہ یہ خلاف سنت ہے، البتہ اگر غلہ نہ ملے یا غلہ قبول کرنے والے نہ ملیں تو ایسی صورت میں ہر فرد کی طرف سے ایک ایک صاع غلہ کی قیمت ادا کی جائے گی۔

۱۱-صدقۂ فطر چاند رات کا آفتاب غروب ہونے سے واجب ہوتا ہے،

اس لئے اگر کوئی شخص غروب آفتاب کے بعد اسلام لایا تو اس پر صدقۂ فطر نہیں، اسی طرح کسی نے غروب آفتاب کے بعد شادی کی یا اس کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو ان سب کی طرف سے صدقۂ فطر نکالنا اس پر واجب نہیں، لیکن غروب آفتاب سے پہلے اگر اس نے شادی کی ہے یا اس کے یہاں بچہ پیدا ہوا ہے تو ان کا صدقۂ فطر اس کے ذمہ ہوگا۔

۱۲- کئی لوگوں کا صدقۂ فطر اکٹھا ایک ہی شخص کو دینا درست ہے، اسی طرح اس کے برعکس ایک آدمی کا صدقہ کئی لوگوں پر تقسیم کر دینا بھی جائز ہے۔

۱۳- صدقۂ فطر کے حقدار وہی لوگ ہیں جو زکاۃ کے حقدار ہیں، البتہ صدقہ فطر میں غرباء ومساکین اور مقروض لوگوں کو ترجیح دی جائے گی۔

۱۴- صدقۂ فطر کا اوقات متعینہ کے اندر ہی حقداروں تک یا ان کے نمائندوں تک پہنچا دینا واجب ہے۔

۱۵- صدقۂ فطر کی حکمت یہ ہے کہ اس سے روزہ دار کی فضول اور بیہودہ باتوں سے پاکی وصفائی ہوتی ہے، غرباء ومساکین کو کھانا میسر ہو جاتا ہے، وہ

عید کے دن سوال کرنے سے بے نیاز ہو جاتے ہیں اور روزہ کی تکمیل پر اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری ہوتی ہے۔

والحمد لله رب العالمين، وصلوات الله وسلامه على خير خلقه وأنبيائه نبينا محمد، وعلى آله وأصحابه وأتباعه إلى يوم الدين۔

فہرست

صفحہ	موضوعات

خلاصة الكلام في أحكام الصيام

تأليف فضيلة الشيخ

عبدالله بن جار الله بن إبراهيم الجار الله رحمه الله

The cooperative Office For Call & Guidance and Edification of Expatriates in North Riyadh

Tel.: 4704466 - 4705222

